بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر ——— یوم شنبہ

قادیان ۱۱- ماہ امان ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءھا کو سر درد کی شکایت ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں :۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ لاہور سے واپس آگئے ہیں :۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری لائل پور کے تبلیغی دورہ پر بھیجے گئے ہیں :۔

چونکہ محکمہ بجلی کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ مورخہ ۱۲- مارچ کو ۹ بجے سے ایک بجے شام تک بجلی کی رَو بند رہے گی۔ اس لئے یہ پرچہ آج رات ہی چھپوایا جا رہا ہے :۔

جلد ۳۱ | ۱۳- ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۶- ربیع الاوّل ۱۳۶۲ ھ | ۱۳- مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۶۲

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۶- ماہ ربیع الاول ۱۳۶۲ ھ

مغربیت کے طوفان کے مقابلہ میں مُسلمانوں کی حالت

مسلمانوں میں تعلیم نسواں کے موضوع پر اظہارِ خیالات کے دَوران میں معزز معاصر "احسان" (۱۲- مارچ) نے لڑکوں کی تعلیم کا ذکر کرتے ہُوئے لکھا ہے۔ کہ :۔

"پچھلے پچاس سالوں میں لڑکوں کی تعلیم کے معاملہ میں بھی ہم سے بہت سی کوتاہیاں ہُوئی ہیں۔ اور ان کا خمیازہ ہم کو بُری طرح بھگتنا پڑا ہے گو سر سید علیہ الرحمۃ نے اپنے وقت میں مغربی تعلیم کے ساتھ بے دینی اور بے راہ روی کا جو سیلاب بہتا چلا آ رہا تھا۔ اس کو روکنے کی بڑی کوشش کی۔ اور اس سلسلہ میں علی گڑھ میں مسلم یونیورسٹی کی بنیاد بھی رکھی۔ اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کے جلسے کر کے قوم کی توجہ ان مسائل کی طرف مبذول کرائی۔ لیکن اس کے باوجود ہم مغربیت کے اس طوفان کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے۔ اور آج ہمارے اہلِ نظر مانتے ہیں۔ کہ نئی تعلیم اپنے ساتھ بہت کچھ خس و خاشاک بھی لائی ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ قومی زندگی کو ان آلودگیوں سے پاک کیا جائے"!

معاصر موصوف کے یہ خیالات بالکل درست ہیں۔ صحیح تعلیمی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو واقعی سخت نقصان پہنچا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ معاصر "احسان" نے اس نقصان کے ازالہ کی کوئی معین صورت بیان نہیں کی۔ اور اس پہلو پر سیر حاصل بحث کی ضرورت نہیں سمجھی حالانکہ اس سوال کا یہ پہلو اہم ترین تھا۔ بیماری کے موجود ہونے کا علم بے شک ایک مفید علم ہے مگر صرف اتنا ہی کافی نہیں۔ بلکہ علاج کی طرف متوجہ ہونا بھی ضروری ہے :۔

علاج کے سلسلہ میں ہمارے معاصر نے صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ "حضرت علامہ اقبال مرحوم نے اپنی زندگی میں اس خطرے کو محسوس فرمایا تھا۔ اور آپ کی رائے تھی۔ کہ ایک زنانہ اسلامیہ یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جائے۔ اور اس میں نئے علوم کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم کی بھی تعلیم کا انتظام ہو" لیکن ہمارے معاصر کو اتنا تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ یہ تو وہی علاج ہے جس کا پہلے تجربہ ہو چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ قوموں کی اصلاح اور نوجوانوں کی صحیح تربیت کالجوں اور یونیورسٹیوں سے نہ کبھی پہلے ہُوئی ہے اور نہ اب ہو سکتی ہے۔ جو لوگ خود مریض ہوں۔ وُہ دوسروں کا علاج کیونکر کر سکتے ہیں خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ سر سید مرحوم نے بے شک بہت بڑا کام کیا۔ ان کی نیت بھی نیک تھی۔ مگر مغربیت کے طوفان کے مقابلہ کی تو خود ان کے اپنے اندر بھی سکت نہ تھی۔ پھر آئندہ نسلوں کو اس سے بچانے کا وُہ تسلی بخش انتظام کیونکر کر سکتے تھے۔ مغربیت کے سامنے اسلام کے دفاع کے بارہ میں ان کا رویہ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ وُہ خود اس طوفان سے مرعوب ہو چکے تھے۔ اور اس لئے ان کا انداز معذرت خواہانہ ہے۔ وُہ دھڑلے کے ساتھ ہر بات میں اسلام کی مغربیت پر فوقیت و فضیلت کو ثابت کرنے کے لئے خم ٹھونک کر میدان میں کبھی نہ اُترے۔ بلکہ جہاں بھی دیکھا۔ کہ مغربی فلسفی اور دیگر معترضین اسلام کے نظریہ کے مخالف اور اس پر معترض ہیں۔ کوشش کی۔ کہ اسلام کے اس مسئلہ میں کانٹ چھانٹ اور تراش خراش کر کے اسے مغربیت کے ساتھ مطابق کر دیں۔ اور اس خیال کے زیر اثر انہیں اس کی بھی پروا نہ تھی۔ کہ اسلام کی حقیقی رُوح بھی قائم رہتی ہے۔ یا نہیں۔ بطور مثال دُعا کا مسئلہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ سر سید نے محض مغربیت کے طوفان کے اعتراضات سے بچنے کے لئے اسے اسلام کی منشا کے سراسر خلاف رنگ میں دُنیا کے سامنے پیش کیا اور ایسی ضروری اور ایسی اہم چیز کے بارہ میں مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کو ایسی راہ پر لگا دیا۔ کہ جو سخت نقصان دِہ بلکہ تباہ کُن ہے۔

پس کالج اور یونیورسٹیاں تو مغربیت کے طوفان کے مقابلہ کا یوں بھی صحیح علاج نہیں ہیں۔ لیکن جس صورت میں کہ ان کی باگ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہو۔ جو خود مغربیت کے طوفان سے مرعوب ہو چکے ہوں۔ ان سے اتنی بڑی توقعات کو وابستہ کرنا اپنے آپ کو فریب دینے کے مترادف ہے۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مغربیت کا طوفان یا اسلامی اصطلاح میں دجالی فتنہ کوئی سرسری اور معمولی فتنہ نہیں۔ کہ ایک آدھ زنانہ یا مردانہ یونیورسٹی قائم کر کے یہ سمجھ لیا جائے کہ اس کے مقابلہ کا خاطر خواہ انتظام ہو چکا۔ یہ وُہ فتنہ ہے کہ جس کی طرف اشارہ کرتے ہُوئے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ کہ لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع یعنی ضرور تم اپنے پہلے لوگوں کے نقشِ قدم پر چلو گے۔ اور اس حد تک کہ جس طرح ایک پاؤں دُوسرے پاؤں سے مشابہ ہوتا ہے اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے مشابہ ہوتا ہے اور پھر آپ نے فرمایا ہے۔ کہ اس زمانہ میں ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ اور علماء آسمان کی چھت کے نیچے بدترین مخلوق ہو جائیں گے۔ پس ایسے عظیم الشان فتنہ اور ایسے خوفناک طوفان کے متعلق کسی کالج یا یونیورسٹی پر اعتماد کر کے بیٹھ جانا اپنے آپ کو ہلاکت کے مونہہ میں خود ڈال دینے کے مترادف ہے۔ مسلمان پہلی امتوں اور پہلی قوموں کے نقش قدم پر چلتے ہُوئے انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ اور اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تصدیق صاف طور پر اپنے عمل سے کر چکے ہیں۔ پس اب ان کی اصلاح اور اس فتنہ کا مقابلہ بھی اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح پہلے ہوتا رہا ہے۔ یعنی مامورین اور انبیاء کی بعثت کے ساتھ :۔

کیا عجیب بات ہے۔ کہ مسلمان صاف طور پر مانتے ہیں کہ ان پر جو حملہ ہو رہا ہے۔ وُہ بہت سخت ہے گزشتہ سالوں میں انہوں نے اس کے مقابلہ کی جو صورت تجویز کی۔ وُہ کامیاب نہیں ہو سکی لیکن وہ یہ نہیں مانتے۔ کہ اس کا علاج بھی اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح کہ پہلی امتوں کی گمراہی اور غلط روی اور کمزوری کی حالت میں ہوتا رہا پہلے تو جب کبھی امت پر ایسا وقت آتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کسی شخص کو مامور کر دیتا۔ کہ وُہ اس کی حفاظت اور مدافعت کرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا مگر آپ کی بعثت کے بعد خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ بند کر دیا۔ اب امت محمدیہ پر مخالفوں کی طرف سے کیسے شدید حملے کیوں نہ ہوں۔ کیسے سخت طوفان کیوں نہ آئیں خدا تعالیٰ کو اس سے کوئی غرض نہیں۔ کہ وُہ مرتے ہیں۔ یا جیتے اسلام زندہ رہتا ہے۔ یا نہیں وُہ اپنی طرف سے ان کی اور نہ اسلام کی مدافعت کے لئے کسی کو نہ بھیجے گا۔ اور یہ ہمارے سادہ لوح بھائیوں کے نزدیک وُہ انعام اور سب سے بڑا انعام ہے۔ جو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور امت محمدیہ کو عطا ہوا ہے اہل اسلام چونکہ منعم علیہ بلکہ انتہائی طور پر منعم علیہ ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بعض سوالات کے جواب

ایک دوست نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بعض سوالات بغرض جواب تحریر کئے ہیں۔ جن کے جوابات حضور نے اپنے قلم سے رقم فرمائے ہیں۔ جو بغرض افادہ عام اخبار میں شائع کرنے کے لئے ارسال ہیں (پرائیویٹ سکرٹری)

سوال ۱۔ کیا کوئی احمدی کسی کی زمین یا کوئی دیگر چیز رہن رکھ سکتا ہے یا کہ نہ۔ شرعاً جائز ہے یا نہ؟

جواب۔ جائز ہے۔

سوال ۲۔ اگر کوئی آدمی احمدی یا غیر احمدی کی زمین گروی رکھے۔ بعد رہن رکھنے کے اس رہن شدہ زمین کی سالانہ آمدنی مرتہن کو یک صد روپیہ یا کچھ کم و بیش آوے۔ تو کیا مرتہن کے پاس جتنی رقم میں زمین رہن ہو۔ وہ سالانہ مجرا دے راہن کو یا نہ؟

جواب۔ رہن باقبضہ کی صورت میں منافعہ اس کا ہوگا۔ رقم قائم رہے گی۔

سوال ۳۔ بصورت حکم شرع شریف مرتہن کو اگر رقم مجرا دینی پڑے۔ مگر وہ دیدہ دانستہ لالچ میں آکر مجرا نہ دیوے۔ تو اس احمدی کے لئے کیا حکم ہے۔ وہ جماعت سے خارج تصور ہوگا۔ یا نہ؟

جواب۔ رہن باقبضہ کی صورت میں اصل رقم ادا ہی الگ کی جاتی ہے۔ نہ کہ آمد سے۔

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخلہ کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا آخری فیصلہ یہی ہے۔ کہ بجائے پرائمری پاس طلباء کے آئندہ ہمیشہ کم سے کم مڈل پاس طلبا لئے جایا کریں۔ اس لئے احباب کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال ۱۹۴۳ء سے پرائمری پاس طلباء مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں نہیں لئے جائیں گے۔ احباب کرام اپنے اپنے مقامات سے سعی فرما کر کم از کم مڈل پاس طلباء بھجوائیں۔ اگر ہونہار اور محنتی میٹرک پاس طلباء اس مدرسہ میں داخلہ کے لئے بھیجے جائیں۔ تو ایسے طلباء صرف چار سال کے اندر پنجاب یونیورسٹی کے آنرز ان عربک یعنی مولوی فاضل کا امتحان تعریف کے ساتھ پاس کر سکتے ہیں۔ مدرسہ ہذا کے فارغ التحصیل طلبا مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لینے کے بعد گھر بیٹھے بطور پرائیویٹ امیدواران کے میٹرک ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات صرف انگریزی کے مضمون میں شامل ہو کر پاس کر سکتے۔ اور نہایت سہل الحصول اور قریب ترین راستے سے پورے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔ اس مدرسہ میں کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ اور اس زمانہ میں جبکہ مالی مشکلات ہر شعبۂ زندگی میں پائی جاتی ہیں۔ مفت تعلیم کو ایک غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ بورڈنگ کا ماہوار خرچ خوراک سات روپیہ سے زیادہ نہیں نکلتا۔

خاکسار سید محمد اسحٰق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

نمائندگان مجلس مشاورت کی نسبت جماعتوں کو ضروری اطلاع

قبل ازیں مجلس مشاورت کے انعقاد کے متعلق اور اس میں شامل ہونے والے اصحاب کے لئے شرائط کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ جماعت کی خدمت میں تاکیداً گزارش کی جاتی ہے۔ کہ انتخاب نمائندگان کی اطلاع مندرجہ ذیل تصدیقوں کے ساتھ مجلس مشاورت سے ۵ دن قبل ۲۲ تک دفتر ہذا میں بالضرور پہنچا دیں۔ ۱۔ انتخاب باقاعدہ ہونے کی تصدیق جو امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی طرف سے ہو۔ جیسے درج ہو کہ جماعت ہذا نے باقاعدہ اجلاس میں بالاتفاق یا بکثرت رائے (جیسی صورت ہو) فلاں صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔ ۲۔ نمائندگان

ہم جرمنوں پر انگریزوں کو کیوں ترجیح دیتے ہیں

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

انگریز تو واقف بھی ہیں اور قوم نہیں سخت
بالکل ہے غلط آپ کا کہنا یہ مِرے دوست
جرمن ہیں مگر سخت وہ کر دینگے سمجھ پست
"مارا چہ ازیں قصہ کہ گاو آمد و خر رفت"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے دعا

۲۶/۲/۴۳ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر اور صحت کے لئے ایک دو مویشی صدقہ کئے گئے۔ اور اجتماعی دعا مانگی گئی۔ خاکسار محمد عثمان سیکرٹری مال انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخان

درخواست ہائے دعا

(۱) صاحبزادہ محمد طیب صاحب سرائے نورنگ کے خلاف دفعہ 3/4 الف ایکٹ انہار کے ماتحت عدالت میں ایک اپیل دائر ہے۔ چونکہ بصورت ناکامی آپ کو زمینداره میں بہت بڑے نقصان کا خطرہ ہے۔ اس لئے کامیابی کے لئے ملتجی دعا ہیں (۱) ماسٹر محمد حسن خان صاحب تاج قادیان کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز ان کی لڑکی عزیزہ خورشید صاحبہ دو ماہ سے بیمار ہیں (۲) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی قادیان

اطفال کا نصاب

زعمائے کرام اور مربی حضرات کی اطلاع و تعمیل کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سہ ماہی رواں مختتمہ ۱۰ شہادت (اپریل) کے لئے حسب ذیل نصاب تجویز کیا گیا ہے۔ آپ عرصہ معینہ میں یہ نصاب پوری طرح تیار کروا دیں۔ تا آئندہ سہ ماہی میں بچے اگلے کورس کی تیاری کے قابل ہو سکیں۔ سات سے دس سال کے بچوں کو کلمۂ شہادت با ترجمہ۔ نماز۔ مسجد میں آنے جانے کی دعائیں اور آمین کے پہلے ۹ اشعار حفظ کروائیں۔ گیارہ سے پندرہ سال تک بچوں کو نصاب بالا کے علاوہ نماز کا ترجمہ سکھائیں۔ اور آخری پارہ کی دس سورتیں اور آمین کے دس اشعار (۱۰ تا ۲۰) زبانی یاد کروائیں۔

مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اخبار احمدیہ

...کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۳) میاں غلام محمد صاحب ثالث لاہور کی والدہ صاحبہ عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ اور وہ خود بعض خانگی پریشانیوں میں مبتلا ہیں (۴) سید محمد شفیع صاحب کا لڑکا ذکی احمد بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے (۵) حافظ عبد العلی صاحب وکیل حیدر آباد دکن اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے ملتجی دعا ہیں۔ (۶) نذیر احمد صاحب لاہور ایف ایس سی کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں (۷) لیفٹنٹ اقبال احمد صاحب شمیم آف۔ سی پل کا فائنل امتحان ہونے والا ہے۔ (۸) ملک عزیز احمد صاحب قادیان بسلسلہ ملازمت سمندر پار گئے ہوئے ہیں (۹) امام علی صاحب معرفت ایئر بیس پوسٹل بمبئی ملتجی دعا ہیں۔ (۱۰) جناب شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے قادیان کو جو عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب سب کی خیر و عافیت صحت اور کامیابی کے لئے دعا کریں۔

ولادت (۱) ۲۷ فروری عبد القدوس صاحب مالاباری نیوز پیپر ایجنٹ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ بشریٰ نام رکھا گیا۔ احباب مولودہ کی درازیٔ عمر و سعادت دارین کے لئے اور موصوف کے ہاں اولاد نرینہ کی دعا فرمائیں۔ (۲) شیخ عبد الواحد صاحب مبلغ چین کے ہاں خدا تعالیٰ نے ۲ امان فرزند عطا فرمایا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار ناصر احمد واقف تحریک جدید

سپاس تعزیت میں ان تمام مستورات اور بھائیوں کی مشکور ہوں۔ جنہوں نے میرے شوہر بابو احمد جان صاحب پیرو زیبوری کی وفات پر غم بٹانے میں مدد دی اللہ تعالیٰ...

۱۴ مارچ کو ہر جگہ جلسہ ہائے سیرۃ النبی پوری شان و شوکت سے منائے جائیں

جناب سیٹھ عبداللہ الٰہدین صاحب کا انعامی چیلنج اور مولوی ثناء اللہ صاحب

جناب سیٹھ عبداللہ الٰہدین صاحب کی طرف سے انعامی چیلنج کے جواب میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے لکھا تھا کہ:-

"سیٹھ صاحب نے جو خدا سے فیصلہ لینے کا طریق ظاہر کیا ہے۔ کیا اُس کی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسول کی حدیث میں ہے" (پیغام صلح ۱۴ اپریل ۱۹۴۲ء)

اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ "مولوی محمد علی صاحب نے جو جواب دیا ہے۔ وہ صحیح ہے۔ کیونکہ مذہبی امور میں مذہب کی ہدایت کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیئے" (اہلحدیث ۵۔ مارچ ۱۹۴۳ء)

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ لکھنے کو تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ لکھ دیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا مندرجہ بالا جواب "صحیح" ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی جب ۱۹۴۲ء میں جناب سیٹھ صاحب نے انعامی چیلنج دیا۔ تو مولوی صاحب نے جواب دیا تھا۔ کہ:-

"آپ حلف مؤکد بعذاب یا سادہ حلف طلب کرنے کی بابت کوئی آیت یا حدیث پیش کیجئے جس کا مضمون یہ ہو۔ کہ کسی نبی یا مامور من اللہ کے منکر پر حلف خصوصاً مؤکد بعذاب لازم یا واجب ہے۔ اس کے سوا ہم آپ کی کسی بات کا جواب دینے کے ذمہ وار نہیں ہیں" (اہلحدیث ۱۲۔ جون ۱۹۴۲ء ص ۷)

لیکن اسی پرچہ اہلحدیث (۵۔ مارچ ۱۹۴۳ء) میں مولوی ثناء اللہ صاحب "انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن" کے ایک رسالہ کے حوالہ سے یہ بھی شائع کر رہے ہیں۔ کہ ۱۹۲۳ء میں جناب سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے جو حلف نامہ پیش کیا گیا تھا:۔

"جناب مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری نے مندرجہ ذیل حلف نامہ ۶ فروری ۱۹۲۳ء کو لکھ دیا۔ جو عبداللہ الٰہدین صاحب کے حوالہ کیا گیا۔ تاکہ وہ اپنے خلیفہ قادیان مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب سے وہی حلفنامہ لکھوا دیں"

پھر حلف نامہ کے الفاظ نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "سال تمام ہو کر بھی میں زندہ رہا۔ تو سچا سمجھا جاؤں گا۔ خلیفہ قادیان اس کا اقرار کرے۔ کہ بعد سال قادیانی مذہب سے تائب ہو کر بحکم خداوندی کونوا مع الصادقین۔ میرے ساتھ قادیانی مذہب کی تردید کیا کریں" (اہلحدیث ۵۔ مارچ ۱۹۴۳ء ص ۶)

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کا سیٹھ صاحب کے انعامی چیلنج کے جواب میں یہ کہنا درست ہے۔ کہ سیٹھ صاحب کا "حلف مؤکد بعذاب کا مطالبہ شریعت کے مطابق نہیں اور تا وقتیکہ ان کو شرعی سند نہ دکھائی جائے وہ سیٹھ صاحب کی "کسی بات کا جواب دینے کے ذمہ وار نہیں ہیں" تو پھر امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ بالا حلف و اقرار لکھوانے کے بعد مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کے کیا معنی؟ معلوم ہوا۔ کہ جس طرح مولوی محمد علی صاحب حلف مؤکد بعذاب کے جواز کے قائل ہیں (دیکھیں الفضل ۱۷۔ جنوری ۱۹۴۳ء)

بعینہٖ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی اس مطالبہ کے جواز کے قائل ہیں۔ ورنہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے "تائب" ہونے کے اقرار کے ساتھ ان کے ہاتھ میں کونسی شرعی سند آ سکتی ہے؟ اور اگر اس حلف کے مطالبہ کی شرعی سند موجود ہے۔ تو پھر مولوی ثناء اللہ صاحب بلا حیل و حجت غیر مشروط طور پر جناب سیٹھ عبداللہ الٰہدین صاحب کے چیلنج کے مطابق حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر ۲۱ ہزار روپیہ انعام حاصل کریں۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب کو بھی اسی قسم کا حلف اٹھا کر بائیس ہزار روپیہ سیٹھ صاحب سے انعام لینے کی تحریک کریں تا دنیا پر حق ظاہر ہو۔ اور اگر اس مطالبہ کی شرعی سند بالکل نہیں ہے۔ تو پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے "تائب" ہونے کا حلف نامہ لکھوانے کے بعد مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کے لئے آمادگی کا عذر، عذرِ لنگ ہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اس الجھن کو دُور کریں گے؟

خاکسار

سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

الحرکۃ الاحمدیۃ بالدیار العربیۃ

(رپورٹ بابت ماہ دسمبر و جنوری)

رسالہ البشریٰ۔ ایام زیر رپورٹ میں البشریٰ کا نواں اور دسواں نمبر شائع کیا گیا۔ اور حسب دستور سابق مختلف بلاد و امصار کو بھیجا گیا۔

نئے اشتہارات۔ دو نئے پمفلٹ نداء المنادی ۱۸ء و نداء المنادی ۱۹ء ۱۴ صفحات پر تین ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے، ۱۸ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ عربی قصیدہ درج کیا گیا جسے حضور نے آج سے ۵۰ سال قبل خسوف و کسوف شمس و قمر کے موقعہ پر ۱۳۱۱ھ میں شائع فرمایا تھا۔ ۱۹ء میں ازہر مصر کا فتویٰ دربارہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام شائع کیا گیا۔ اور جماعتوں کو یہ اشتہارات بذریعہ ڈاک برائے تقسیم ارسال کئے گئے۔

یوم التبلیغ۔ یوم التبلیغ ۲۹ نومبر کو تھا۔ گیارہ وفد بنا کر فلسطین کے نو شہروں اور دو قصبوں میں روانہ کئے گئے۔ ان وفود کے ذریعہ ۹ ہزار تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے گئے اور اس طرح ان بلاد میں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ جملہ احباب نے حسب سابق نہایت اخلاص اور ایثار کا نمونہ دکھلایا۔ جنگی جد و جہد میں سخت مصروفیت نیز گرانی وغیرہ کے باوجود اپنے سب کام کاج چھوڑ کر اس فریضہ کو سرانجام دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تعلیم و تربیت۔ عرصہ ہذا میں نو خطبات جمعہ پڑھے گئے حیفا میں باقاعدہ ہر ہفتہ تفسیر کبیر کا درس دیا گیا۔ اور سورہ کہف ختم کی گئی۔ اب سورہ بنی اسرائیل کا درس تفسیر کبیر سے شروع کیا گیا ہے۔ ہفتہ واری اجتماعات باقاعدہ ہوتے رہے۔ جن میں موقعہ و محل کے مناسب تقریریں کی گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چھ خطبات کا ترجمہ کر کے سنایا گیا۔ کبابیر میں تذکرۃ الشہادتین کے عربی حصہ کا بھی درس دیا گیا۔ چار احمدی احباب کو آٹھ مختلف تبلیغی مواضع پر نوٹ دے کر ان سے مضمون مرتب کروائے گئے۔ اور پھر ان کے ذریعہ بعض سرکردہ غیر احمدی اصحاب کو بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے، اور ان سے سلسلہ خط و کتابت جاری کروایا گیا۔

زائرین دار التبلیغ۔ چالیس اصحاب احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ جن میں سے اکثر حصہ عرب اصحاب پر مشتمل تھا۔ دو احمدی ہندوستانی احباب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عانی و سید محمد احمد صاحب سیالکوٹی بھی تشریف لائے۔ دمشق سے مکرم الاستاذ منیر الحصنی صاحب بھی تشریف لائے۔ اور ڈیڑھ ماہ ہمارے پاس فروکش رہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اور دار الامان کی زیارت کے لئے ہندوستان جانے کو تیار ہیں۔ ابھی تک آپ کو ویزا نہیں مل سکا۔ علاوہ ازیں پچاس اصحاب کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقاتوں کے دعوۃ احمدیت پہنچائی گئی۔

قضیہ ہائے نکاح۔ ان ایام میں دو نئے قضیئے پیدا ہوئے۔ پہلا یہ تھا کہ پہلے یہاں دستور تھا کہ مسلم سپریم کونسل (المجلس الاسلامی اعلیٰ) کے مقرر کردہ "نکاح خوان مولوی" احمدیوں کے نکاح بھی پڑھا کرتے تھے۔ اب قاضی شرع مسلم سپریم کونسل نے ہمارے ایک احمدی نوجوان کا ایک احمدی لڑکی کے ساتھ جن ہر دو کے والدین بھی مخلص احمدی ہیں۔ نکاح پڑھنے سے روک دیا۔ اور کہہ دیا کہ جبتک احمدی مرتد نہ ہو۔ نکاح نہ پڑھا جائے۔ اس پر قاضی سے عدالت میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ تحریری طور پر یہ بات سرکاری فارم درخواست نکاح پر جو اسکے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ نوٹ کر دے۔ مگر اس نے اس بات کو تحریری طور پر قلم بند کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر خاکسار نے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب حیفا ڈسٹرکٹ سے ملاقات کی۔ اور ان سے درخواست کی۔ کہ احمدیہ جماعت کو "احمدی نکاح خوان مقرر کرنے کی سرکاری طور پر اجازت دی جائے۔ یا مسلم سپریم کونسل کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ حسب سابق "نکاح خوان مولویوں" کو احمدیوں کے نکاح پڑھنے کا حکم دے۔ صاحب موصوف نے وعدہ کیا کہ وہ اس معاملہ میں مرکزی گورنمنٹ اور مسلم سپریم کونسل سے خط و کتابت کریں گے۔ اور اگر مسلم سپریم کونسل راضی نہ ہوئی۔ تو احمدیہ جماعت کو ایک مستقل جماعت قرار دے کر رجسٹریشن نکاح و طلاق وغیرہ کی اجازت دیدینگے۔

صاحب موصوف کو بوقت ملاقات تحفہ شہزادہ ویلز (انگریزی)، و طریق ظفر (انگریزی) بطور ہدیہ پیش کی گئیں۔ اور میمورنڈم کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام (انگریزی) اور القانون العالم للجماعۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ بالدیار العربیہ بذریعہ ڈاک بھیجی گئیں

دوسرا قضیہ بھی اس کا ہم شکل تھا۔ یعنی ایک نوجوان احمدیت میں داخل ہو گیا۔ ان کے اقرباء نے ان سے انکی بیوی کو چھین لیا۔ قاضی شرع نے فیصلہ دے دیا۔ کہ نکاح فسخ ہو گیا ہے نعوذ باللہ۔ آخر تقریباً ڈیڑھ ماہ کے بعد ان کی بیوی ان کو واپس مل گئی، اور آپس میں صلح ہو گئی۔

چونکہ یہاں علماء اور قضاۃ اور مفتی اور مشائخ دلائل کے میدان میں شکست کھا چکے ہیں۔ اور ان کی زبانیں گنگ اور قلمیں شکستہ ہو چکی ہیں۔ اس لئے اب

تیز رفتار امداد

کئی سال سے ہندوستان کو ایسے مشکل مسئلہ سے سابقہ نہیں پڑا تھا جیسا کہ خوراک کا مسئلہ ہے۔ اِس مشکل کو کچھ تو ہندوستان میں حل کرنا ہوگا اور کچھ اتحادی ممالک ہمارے لئے حل کر رہے ہیں۔

اناج سے لبالب بھرے ہوئے جہاز ہماری بندرگاہوں پر روزانہ پہنچ رہے ہیں۔ متحدہ اقوام کے شاداب کھیتوں کا یہ اناج ہندوستان کے طول و عرض میں جہاں بھی اُس کی قلت ہوگی تقسیم کیا جائے گا۔

جہازوں کے یہ زبردست قافلے خطرناک سمندروں سے گزر کر، ہزاروں میل کا سفر طے کر کے ہندوستان کے اڑے وقت میں اُس کی امداد کی خاطر آ رہے ہیں۔ مگر صرف اِس سے کام نہ چلے گا۔

اگر ہم سب لوگ اِس مشکل کو حل کرنے کے لئے پوری کوشش نہ کریں تو ہمارے دوستوں کی یہ بے غرض امداد جو سخت دشواریوں کے باوجود وہ کر رہے ہیں محض بے کار ثابت ہوگی۔

اگر ہم اپنی ضرورت سے زیادہ غلّہ جمع کریں تو مشکلات کم ہونے کے بجائے بڑھ جائیں گی۔ ایسا ہمیں ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔

غریبوں کا خاص طور پر خیال کیجئے جو غلّہ جمع نہیں کر سکتے۔ آپ انہیں سینکڑوں کی تعداد میں اناج کی سرکاری دکانوں کے باہر کھڑا ہوا دیکھتے ہیں۔ روزمرہ کی خوراک کے لئے اُنہیں کس قدر تکلیف وہ انتظار کرنا پڑتا ہے آپکو اُن غریبوں کا پیٹ نہ کاٹنا چاہیئے بلکہ اُن کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اِسی طرح آپ اپنے وطن کی اور خود اپنی خدمت کر سکتے ہیں اور اپنے دوستوں یعنی متحدہ اقوام کی امداد کا مقصد پورا کر سکتے ہیں

اناج جمع کرنے والے سے کوئی تعلق نہ رکھیے

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

CPU. 177 – Urdu – Food Campaign. Size 12x3 Cols – 1943

ان اوچھے ہتھیاروں پر آ گئے ہیں۔ مگر انشاء اللہ یہ حربے بھی کارگر نہ ہونگے

تحریک جدید و دیگر چندے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے شوال میں سات روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ مگر یہ ارشاد یہاں ذوالحج کے بھی آخر میں پہونچا۔ اس لئے محرم میں ۷ روزے ہر پیر اور جمعرات کو جماعت نے رکھے۔ گزشتہ سال -/۱/-۵۲ درہم (ایک ہزار روپیہ) کا جماعتہائے بلاد عربیہ کیطرف سے وعدہ تھا۔ جو ۳۱ جنوری تک سو فیصدی پورا ہو گیا۔ سال نہم کیلئے اس وقت تک ۲۵۰ درہم یعنی ۲۲۲۸ روپے کے وعدے اب تک ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں تحریک تبلیغ خاص میں ۵۰ روپے جمع کر کے ارسال کئے گئے۔ اور دیگر مختلف مدات میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو ۲۹/۱۴/۹ درہم یعنی ۵۲۴ روپے ان ہردو ماہ میں ارسال کئے گئے۔

خط و کتابت

علاوہ ترسیل اشتہارات وغیرہ کے جنکا اوپر ذکر کر چکا ہوں خاکسار نے ۸۷ خطوط مشتمل بر متفرق امور ضروریہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر باہر ارسال کئے۔

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۳۵۱:۔ منکہ اللہ جوائی بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ کاشتکاری۔ عمر تخمیناً ستر سال۔ تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۱ء ساکن کھاریاں۔ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد چھ کنال زمین مزروعہ واقع موضع کھاریاں ہے۔ جو مجھے اپنے مرحوم خاوند کے ورثہ میں ملی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں کیونکہ میرے خاوند کو ۴۲ سال فوت ہوئے گزر گئے ہیں۔ اور حق مہر کا فیصلہ اس کی زندگی میں ہو چکا تھا۔ اور جو زیورات تھے وہ میں اپنی لڑکیوں کو ان کی شادیوں پر دے چکی ہوں۔ زمین مذکور کی قیمت مقامی نرخ کے لحاظ سے -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز وصیت کرتی ہوں کہ مرنے پر میری جسقدر جائیداد ثابت ہو صدر انجمن احمدیہ قادیان میرے سارے ترکہ کے ۱/۳ حصہ کی مالک ہوگی۔ الامۃ اللہ جوائی موصیہ نشان انگوٹھا۔

موجودہ جنگ

فہرست مفت

کے زمانہ میں ادویات کی گرانی نے دنیا کو محو حیرت کر رکھا ہے لیکن دواخانہ طب جدید قادیان" اپنی سابقہ قیمتوں میں زیادتی کئے بغیر لوگوں کو بدستور مستفید کر رہا ہے احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔ منیجر دواخانہ طب جدید قادیان

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی۔ عمر تقریباً ۳۵ سال تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار۔ پہلی بیوی جس سے کوئی اولاد نہیں دس سال سے فوت ہو چکی ہے کیلئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی خواندہ اور مخلص احمدی خاندان سے ہو۔ ضلع جہلم اور ضلع گجرات کے درخواست کنندگان کی درخواست کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت اس پتہ پر کریں:۔ میر عبد اللہ خان مدرس مڈل سکول بھاڑے عالمگیر ضلع گجرات

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے۔ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت ہے۔ عورتوں کے امراض مثلاً اختناق الرحم میں بھی مفید ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے۔

قیمت فی چھٹانک ساڑھے سات روپیہ

طبیہ عجائب گھر قادیان پنجاب

کتاب دوربین

کے جو احباب پہلے روپے روانہ کر چکے ہیں وہ اپنا پتہ لکھکر "دوربین" منگا لیں۔ کیونکہ ہمارے پاس کچھ ایسی خطوط کی اور کاغذات وغیرہ کی گڑبڑ ہو گئی ہے کہ پتہ نہیں مل رہے ہیں۔

اگر نئے احباب دوربین منگانا چاہیں تو دو روپے فی جلد کے حساب سے روپے روانہ کر کے منگا لیں۔ کیونکہ گرانی کے زمانے میں بڑی مشکل سے دوربین تیار کی گئی ہے

نوٹ:۔ مرزائی قول سدید۔ بخاری شریف تینوں کتابیں ایک روپیہ میں جو احباب منگانا چاہیں منگا سکتے ہیں۔ پتہ:۔ مسنز ڈاکٹر شفیع احمد دریا گنج دہلی

MACLIGHT

میک ورکس قادیان

ہند و بیرون ہند کے شاندار وعدے اور ان کی ادائیگی

تحریک جدید کی قربانیوں میں جو جماعتیں اور افراد شامل ہیں۔ وہ اب بھی اپنے وعدوں میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ وعدہ کرنے والا جب بھی چاہے اضافہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ جمشید پور کے سکرٹری مال تحریک جدید لکھتے ہیں کہ اخبار الفضل بوجہ دُور ہونے کے دیر سے ملتا ہے۔ میں نے اضافہ کرنے والا خطبہ ملتے ہی جماعت کو سنایا۔ جماعت کے سب دوستوں نے اضافہ کیا۔ چنانچہ اضافہ -/۱۵۶ ہے جس میں چوہدری عبداللہ خان صاحب نے -/۱۰۰ باقی -/۵۶ دوسرے احباب کے ہیں۔ چوہدری صاحب کا -/۱۴۰ تو پہلے ادا بھی ہے اور میرا بھی ادا ہو گیا اور عبدالقدیر صاحب کا بھی۔ چوہدری صاحب اپنا اضافہ بھی اس ماہ میں ہی ادا کر دیں گے۔ ہندوستان کی جماعتوں کے علاوہ بیرون ہند کے دوست بھی کوشش کرتے ہیں کہ انکے وعدے ۳۱ مارچ تک ادا ہو جائیں۔ چنانچہ بابو محمد عبداللہ صاحب اور سیرا ایران کو جب اطلاع ہوئی۔ کہ ۳۱ مارچ تک ادائیگی کا زیادہ ثواب ہے تو اسی وقت اپنے وعدہ کا -/۳۰۰ روپیہ ارسال فرمایا۔ اور ڈاکٹر سید عبدالرشید صاحب نابل -/۲۰۱ خطبہ پڑھتے ہی ارسال فرما چکے ہیں۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون افریقہ بھی سال نہم کی رقم -/۱۲۴ بھیج چکے ہیں۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سال نہم کا -/۲۰۰ روپیہ جنوری میں ہی ادا فرما چکے ہیں۔ فرماتے تھے۔ کہ میں نے قرض لے کر رقم داخل کر دی ہے۔ خانصاحب کے فرزند کیپٹن ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب سمندر پار ہیں۔ آپ نے سال نہم کا وعدہ -/۷۶۵ روپیہ کر کے ۱۴/۲۳۱ روپیہ ادا کر دیا ہے۔ یہ وعدہ انکا گزشتہ سال سے قریباً ڈبل ہے۔ خانصاحب نے فرمایا ہے کہ وہ کوشش کرینگے کہ ڈاکٹر صاحب کا باقی چندہ بھی ۳۱ مارچ تک ادا کر دیں۔ بیشک بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کیلئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔ اور سابقون اولون کی صف اول میں آنے کیلئے ۳۱ جولائی ہے۔ مگر سب کو خانصاحب کی طرح کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنا اور اپنے عزیزوں کا چندہ ۳۱ مارچ تک ہی ادا ہو جائے اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ظہور ۱۳۲۱ھ

شعبہ مال

۹ معطی احباب کی طرف سے حسب وعدہ عطیہ جات وصول ہوئے۔ مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے اس ماہ چندہ وصول ہوا:۔

لاہور۔ محمود آباد سندھ۔ حیدرآباد دکن۔ سکندرآباد دکن۔ دنیاپور۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ آگرہ لائل پور۔ کنڈا گھاٹ۔ سونگھڑہ۔ کوہاٹ۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ دارالرحمت۔ دارالانوار۔ حلقہ مسجد مبارک۔ دارالفضل۔ دارالصحت۔

حسابات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مرکزی حسابات۔ [illegible] فاضلہ از ماہ وفا ۰-۰-۸ آمد ماہ ظہور ۲-۱۵-۹۶ میزان ۲-۱۵-۱۰۴ خرچ ماہ ظہور ۰-۰-۳۲ بقایا برائے ماہ تبوک ۲-۱۵-۷۲ عمارت فنڈ۔ فاضلہ از ماہ وفا ۳-۳-۶۳۳ آمد ماہ ظہور ۳-۱۱-۲۲۸ میزان ۶-۱۳-۸۶۱ خرچ ماہ ظہور ۰-۰-۷۶۰ فاضلہ برائے ماہ تبوک ۶-۱۳-۱۰۱ قطعہ زمین خریدکردہ کی قیمت کی ادائیگی کے لئے مبلغ -/۵۰۰ روپے کی قسط ادا کی گئی۔

امانت مجالس مقامی خدام الاحمدیہ:۔ فاضلہ از ماہ وفا ۰-۱۰-۷۳ آمد ماہ ظہور ۶-۱۵-۱۹ میزان ۶-۹-۹۲ خرچ ۰-۰-۵ فاضلہ برائے ماہ تبوک ۶-۹-۸۷

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ جنگ کے شروع ہونے کے بعد سے جرمنوں کے کئی جہاز پرتگیزی گوا کی بندرگاہ میں پڑے تھے۔ مگر اب ان کے نازی جہازیوں نے خود ہی انہیں غرق کر دیا ہے۔ چونکہ انہیں خدشہ تھا کہ دوسرے جہازی پہرہ داروں سے آنکھ بچا کر ان جہازوں کو نکال کر سنگاپور یا جاپانی مقبوضہ کسی دوسری بندرگاہ میں نہ لیجائیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان جہازوں کے دو گروپوں میں سخت لڑائی ہوئی۔ اور کچھ جرمنوں نے چند جہازوں کو آگ لگا دی جو جل گئے۔ یہ جہازی بچ کر ساحل پر آ گئے۔ مگر وہاں انہیں گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا۔

چنکنگ ۱۰ مارچ۔ پچھلے چند ہفتوں میں جاپانیوں نے برما میں کافی تعداد میں فوجیں جمع کر لی ہیں۔ ماسکو کے سابق چینی سفیر نے اس سلسلے میں کہا کہ اس امر کا بھاری امکان ہے کہ جاپان اس سال چین میں وسیع پیمانہ پر حملہ کریگا۔ جاپان مغربی بحرالکاہل میں بھی اپنی طاقت کو بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ کہ حکومت کاغذ کا راشن کر دے اور کاغذ کی برآمد بند کر دی جائے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت نے اپنی ضروریات میں تخفیف کر دی ہے۔ اب تیس فیصدی کوٹا لوگوں کو دیا جائے گا۔ اخبارات کو مناسب حصہ دیا جائیگا۔ کاغذ کی پیداوار ۱۵ فیصدی بڑھا دیجائے گی۔

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل برما پر جو سرگرمی دکھائی تھی۔ اسکے متعلق آج تیسرے پہر دہلی سے ہندوستانی کمان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۰ مارچ کی رات کو ہمارے ہوائی جہازوں نے اکیاب کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ کچھ اور ہوائی جہازوں نے دشمن کے علاقہ کی دیکھ بھال کے لئے پرواز کی۔ اور نیچے اڑتے ہوئے جاپانیوں کی دو چوکیوں پر حملہ کیا۔ اس کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔

لنڈن ۱۱ مارچ۔ ٹیونیشیا کے تمام مورچوں پر بارش اور ریت کے طوفانوں کی وجہ سے فوجی کارروائی مدھم پڑی ہوئی ہے۔ تاہم شمال میں اتحادی دستے سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ ان کی دشمن کے دستوں سے معمولی جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں دشمن کو کافی نقصان پہنچا۔ جنوب میں رومیل کے بعض اور ٹینکوں کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ ہفتہ سے اب تک جرمنوں کے ۵۲ ٹینک تباہ کئے جا چکے ہیں۔ کچھ اور فرانسیسی فوجیں گافسا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ الجیریا ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمنوں کی یہ چھاؤنی بہت جلد سر کر لی جائے گی۔

ماسکو ۱۱ مارچ۔ روسی فوجیں مشرق اور شمال مغرب کی طرف سے ویازما کی طرف برابر بڑھ رہی ہیں۔ دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ مگر پھر بھی روسی فوجیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ یوکرائن میں روسیوں نے جرمنوں کے تمام حملوں کا مُنہ توڑ جواب دیا ہے۔ دریائے ڈونیز پر جرمنوں نے پُل بنانے کی جسقدر کوششیں کیں اُسے رُوسی توپوں اور ہوائی جہازوں کے حملوں نے ناکام بنا دیا ہے۔ روسٹوف کے مغرب میں بھی روسیوں نے دشمن کے ایک اور حملہ کو روک لیا ہے۔

لنڈن ۱۱ مارچ۔ اتحادی بمباروں نے شمالی نیوگنی کے لمبے چوڑے علاقہ پر پرواز کرتے ہوئے جاپانی جہازوں پر حملہ کیا۔ اس حملہ میں پانچ جاپانی جہازوں پر بمباری کی گئی جسکے نتیجہ میں دو جہازوں کو بھاری نقصان پہنچا۔ سات ہزار ٹن کے ایک تجارتی جہاز کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ جاپان کے دو مال لے جانے والے جہازوں پر بمباری کی گئی۔ ہمارے بمباروں نے نیو برٹن میں جاپانیوں کے ایک ہوائی اڈے پر بھی حملہ کیا۔

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ آج تھوڑی دیر کے لئے کونسل آف سٹیٹ کا جلسہ ہوا جس میں آٹھ بل پاس کئے گئے۔ ان میں سے سات سرکاری تھے اور ایک غیر سرکاری۔ گورنمنٹ کی طرف سے جتنے بل پیش ہوئے سب ترمیمی تھے۔ وہ اسی صورت میں پاس ہو گئے جس صورت میں سنٹرل اسمبلی نے انہیں پیش کیا تھا۔ غیر سرکاری بل کا نام "دلی مسلم وقف بل" ہے۔ اس بل میں اب ایک نئی دفعہ شامل کر لی گئی ہے۔

واشنگٹن ۱۰ مارچ۔ مسٹر وینڈل ولکی نے ایک بیان میں کہا کہ امریکن گورنمنٹ کے افسران نے روس کے ساتھ تعلقات کے متعلق جو بیانات دیئے ہیں۔ وہ افسوسناک اور خلاف مصلحت ہیں۔ مجھے امریکہ میں کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا۔ جو اَب یا جنگ کے بعد روس کو دھوکا دینا چاہتا ہو۔ اور میرے خیال میں روس بھی ایسا نہیں کرے گا۔

نیویارک ۱۰ مارچ۔ نیویارک ہیرلڈ ٹربیون نے ماسکو میں مقیم امریکی سفیر کے کل والے بیان پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ان بیانوں سے اتحادیوں کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ امریکہ کو بیک وقت کئی مختلف پالیسیوں پر چلنے کی بجائے ایک پالیسی مقرر کر کے سفیر مقرر کرنے چاہئیں۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ مسٹر ایڈن نے ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ برطانیہ امریکہ سے جنگ کے بعد کے مالی اور اقتصادی مسائل پر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر